Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ن ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵ | ۱۸ رجب ۱۳۹۶ھ ۱۷ وفا ۱۳۵۵ہش ۱۷ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۶۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین

ربوہ ۱۷ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

گھبراہٹ اور ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۶ وفا۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ ہم جس کامل اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جسے قرآن عظیم نے پیش کیا اس کی ذات و صفات کے بارہ میں اِس زمانہ میں قرآنی علوم کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ ہمارا خدا بے انتہا قدرتوں کا مالک ہے اس کی صفات کے جلوے غیر محدود ہیں ان جلووں کو قانون کے طور پر کسی حد کے اندر گھیر لینا انسان کا کام نہیں تاہم اسکی ہر مخلوق اپنے اندر ایک ایسی خاصیت رکھتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں سے اثر پذیر ہوتی ہے مگر یہ کہنا بڑی نادانی ہوگی کہ اس کے آثار الصفات یعنی قوانینِ قدرت ہمارے تجربہ، فہم یا اندازہ سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ حضور نے فرمایا چونکہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کے ماتحت اشیاء کے خواص کا علم بھی ہمارے لئے غیر محدود ہے اِس لئے عملی زندگی میں انسان کے لئے مرتے دم تک علوم کے دروازے کھلے ہیں۔ ہماری جماعت کے افراد کو اور خصوصاً نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں کے ان جلووں سے مستفید ہو کر ہمیشہ نئے سے نئے علوم کو حاصل کرنے کے لئے جدّ و جہد کرتے رہیں اور ساتھ ہی اِس یقین پر بھی قائم رہیں کہ ہمارے خدا کے لئے کوئی بات بھی اَن ہونی نہیں ہے (سوائے اس کے کہ وہ اس کے وعدہ یا اس کی صفات کے منافی ہو) وہ اب بھی ہماری مدد اور تائید کے لئے نئے سے نئے جلوے ظاہر کرتا رہتا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا بشرطیکہ ہم اپنی تدابیر اور اپنی قربانیوں کو اور ساتھ ہی اپنی دعاؤں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

زندہ یقین کیلئے خدا کے وجود پر شہادت دینے والوں کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے

مَیں آسمانی نُور لے کر آیا ہُوں اور دُنیا میں قوّتِ یقین پیدا کرنا چاہتا ہوں

"وہ عظیم ذریعہ جس سے ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو اور خدا تعالیٰ پر بصیرت کے ساتھ ایمان قائم ہو ایک ہی ہے کہ انسان اُن لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں، خود جنہوں نے اُس سے سُن لیا ہے کہ وہ ایک قادرِ مطلق اور عالم الغیب تمام صفاتِ کاملہ سے موصوف خدا ہے۔

ابتداء میں جب انسان ایسے لوگوں کی صحبت میں جاتا ہے تو ان کی باتیں بالکل انوکھی اور نرالی معلوم ہوتی ہیں۔ وہ بہت کم دل میں جاتی ہیں گو دل ان کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اندر کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے ان معرفت کی باتوں کی ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ جو کچھ گرد و غبار دِل پر بیٹھا ہوتا ہے صادق کی باتیں اس کو دُور کر کے جلا دینا چاہتی ہیں تا اس میں یقین کی قوّت پیدا ہو۔ جیسے جب کبھی کسی آدمی کو مُسہل دیا جاتا ہے تو دست اور دوائی پیٹ میں جا کر ایک گڑگڑاہٹ پیدا کر دیتی ہے اور تمام مواد ردّیہ اور فاسدہ کو حرکت اور جوش دے کر باہر نکالتی ہے اسی طرح پر صادق ان ظنیات کو دُور کرنا چاہتا ہے اور سچے علوم اور اعتقادِ صحیحہ کی معرفت کرانی چاہتا ہے اور وہ باتیں اس دل کو جس نے بہت بڑا زمانہ ایک اور ہی دُنیا میں بسر کیا ہوا ہوتا ہے ناگوار اور ناقابلِ عمل معلوم ہوتی ہیں لیکن آخر سچائی غالب آجاتی ہے اور باطل پرستی کی قوّتیں مر جاتی ہیں اور حق پرستی کی قوّتیں نشو و نما پانے لگتی ہیں پس مَیں اس نُور کو لے کر آیا ہوں اور دُنیا میں قوّتِ یقین پیدا کرنا چاہتا ہوں اور اس قوّت کا پیدا ہونا صرف الفاظ اور باتوں سے نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ان نشانات سے نشو و نما پاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مقتدرانہ طاقت سے صادقوں کے ہاتھ پر ظہور پاتے ہیں۔" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ماہ وفا ۱۳۵۵ھش
۱۷ جولائی ۱۹۷۶ء

اسلامی سیرت و کردار کا عظیم نمونہ

جماعتِ احمدیہ کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ اس نے اجتماعی اور انفرادی دونوں لحاظ سے خدا کے فضل و کرم سے اس زمانہ میں اسلام اور قرآن پاک کی جملہ تعلیمات پر عمل کرنے کا عظیم نمونہ قائم کیا ہے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منشائے مبارک کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے اور حضور کے پاک اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی اسے سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اور خدا کے فضل سے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں اگر کسی نے اسلام کا زندہ اور حقیقی نمونہ دیکھنا ہے تو وہ اسے جماعت احمدیہ میں ہی نظر آئے گا جس میں اس وقت بھی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسے افراد موجود ہیں جنہوں نے قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل اللہ تعالیٰ کا خود مشاہدہ کیا، اس کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ اپنی بشارات سے نوازتا ہے جو اپنے وقت پر پوری ہو کر ان کے ایمان و ایقان میں مزید اضافہ کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پورے یقین اور استقلال کے ساتھ بحیثیت مجموعی جملہ اسلامی احکامات اور قرآنی ہدایات پر کاربند ہیں اور کسی موقع پر بھی ان کا قدم جادۂ مستقیم سے بھٹکنے نہیں پاتا۔

اسلامی سیرت و کردار کا مظہر ہونے کا جو عظیم نمونہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے دکھایا اسے جس نے بھی انصاف اور غیر جانبداری کی نظر سے دیکھا وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ چنانچہ ملک کے مشہور اور نامور ادیب جناب نیاز فتح پوری مرحوم ایڈیٹر رسالہ نگار کو جب ہماری جماعت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ:-

"صرف یہی ایک جماعت ایسی ہے جو بانیٔ اسلام کی متعین کی ہوئی شاہراہ زندگی پر پوری استقامت کے ساتھ گامزن ہے۔"

"ان کی سادہ معاشرت، ان کی سادہ زندگی، ان کا جذبۂ خلوص و صداقت ایثار و قربانی، پاسِ عہد، پابندیٔ شریعت اور سب سے زیادہ ان کی عملی استقامت اور شدائد کے مقابلہ میں فلسفیانہ صبر و ضبط —— یہ ہیں احمدی جماعت کے وہ بنیادی عناصر اور اجزاء جن پر ان کے قصرِ اجتماعیت کی تعمیر ہوئی ہے۔"

آپ نے حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاقِ اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوۂ نبیؐ کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔"

(ماہنامہ نگار بابت ماہ نومبر ۱۹۵۹ء)

یہ تو ہیں مسلمانوں کے تاثرات ہاں ان مسلمانوں کے تاثرات جنہوں نے غیر جانبداری اور انصاف کی نظر سے جماعت احمدیہ کو دیکھا اور اس کا مطالعہ کیا۔ اب چند غیر مسلموں کی آراء ملاحظہ ہوں!

مشہور امریکن مشنری پادری ایچ کریمر نے جماعت احمدیہ کے مرکز کا دورہ کرنے کے بعد لکھا:-

"یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد صرف تبلیغ اسلام ہے۔ . . . میں جب قادیان گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں لوگ اسلام کے لئے جوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امیدوں سے سرشار ہیں۔ . . . وہ اسلام کی محبت میں اس قدر اندھے اور مجنون ہیں کہ جس قدر انسانی قلب کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔" (تاثرات قادیان صفحہ ۲)

ایک جرمن سیاح مسٹر فریڈرک قادیان کا دورہ کرنے کے بعد یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوا کہ:-

"قادیان کی فضاء مادی دنیا سے بالکل مختلف اور خالص روحانی ہے۔ . . . یہاں رہنے سے انسان کے اندر ایسی طاقت پیدا ہوتی ہے کہ وہ روزمرہ کی زندگی میں مادیات کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ . . . قادیان ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی خزانے کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ یہاں پر ہر دن جو گزارا جائے انسان کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے۔ . . . وہاں سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کی قیمت کا اندازہ سکوں میں نہیں ہو سکتا بلکہ یہ بہت زیادہ اور قیمتی اور انمول چیز ہے۔"

(تاثرات قادیان صفحہ ۲۰۶)

ان تاثرات اور آراء کی روشنی میں بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہوں نے اسلام کی محبت میں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اپنے وجود کو گویا بالکل ہی فنا کر لیا تھا، اپنی جماعت میں کتنی عظیم روحانی تبدیلی پیدا کر دی اور کس طرح تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا اور جملہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا سچا جوش اور جذبہ پیدا کر دیا!

اگر یہ صحیح ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو یقیناً یہ عظیم روحانی انقلاب جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے افراد میں پیدا ہوا، ایک ایسا شیریں پھل ہے جو شجرِ احمدیت کی صداقت کا ناقابلِ تردید ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ یہ انقلاب یہ اسلامی کردار قرآن پاک کے ساتھ یہ والہانہ تعلق عقیدت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو مشعلِ راہ بنانے کی یہ تڑپ اور یہ جذبہ یقیناً ہماری نجات، سرخروئی اور خدا اور اس کے مقدس رسولؐ کی خوشنودی اور رضاء کا ضامن ہیں جس سے ہمارے قلوب اطمینان و سکینت سے اور کامیابی کے یقین محکم کی ایسی دولت سے مالامال ہو جاتے ہیں جس کے بعد ہمیں کسی دنیوی انعام و اکرام کی حاجت نہیں رہتی۔

لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ یہ عظیم روحانی نمونہ ہماری جماعت کی صرف ایک نسل تک محدود نہ رہے بلکہ نسلاً بعد نسلٍ ہماری اولادوں میں اپنی پوری شان کے ساتھ منتقل ہوتا چلا جائے اور کبھی اس میں کمزوری واقع نہ ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے کہ:-

(۱) "اس وقت ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ ذمہ داری یہی ہے کہ ہم خود حقیقی ایمان باللہ سے متصف ہو کر نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے فعل سے بھی دعوت الی اللہ کرتے چلے جائیں تاکہ بنی نوع انسان اُمّتِ واحدہ کی شکل اختیار کر سکے۔"

(الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء)

(۲) "محض مسلمان ہونا یا مسلمان کہلانا اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ . . . جس چیز کو اصلی اور بنیادی اہمیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ انسان اعتقادی اور عملی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا صحیح معنوں میں اطاعت گزار اور فرمانبردار بندہ بنے۔"

(الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء)

ولادت

۱۰ جون ۱۹۷۶ء کو میرے بیٹے عزیزم محمد عبدالرشید کے ہاں بیٹی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ کا نام عطیہ بشریٰ رشید تجویز ہوا ہے۔

نومولودہ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان و جھنگ کی پوتی اور مکرم چوہدری نور محمد خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ساہیوال کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح اور دین کی خادمہ اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

(بیگم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم۔ لندن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور الامام المہدی اور حضرت محی الدین ابن عربیؒ

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نوال کوٹ لاہور

حضرت محی الدین ابن العربیؒ (۵۶۰-۶۳۸ھ) تصوف کی دنیا میں "شیخ اکبر" کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ وہ اسی حاتم طائی کی نسل سے تھے جو اپنی سخاوت کے باعث نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا میں مشہور ہے۔ حاتم کی وجہ شہرت مادی سخاوت ہے ابن عربیؒ نے روحانیت اور تصوف کے موتی دونوں ہاتھ لٹائے۔ ابن عربیؒ نے اپنی وفات سے پانچ سال پہلے جو فہرست تیار کی تھی اس کے مطابق ان کی تصانیف کی تعداد دو سو نوے تھی محتاط اندازے کے مطابق ابن عربیؒ کی کتب اور رسائل کی تعداد پانچ سو تک پہنچتی ہے۔

(ابن عربی از ابو جواد بیضیا زی)

ان کی مشہور کتاب "فتوحات مکیہ" ہے۔ جو مکہ معظمہ میں ۶۲۹ھ میں مکمل ہوئی۔ اس کے دیباچے میں کہتے ہیں

"یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و ارشادات کے مطابق لکھی گئی ہے"

وہ کہتے ہیں کہ عرفان حقائق کی گرمی کا یہ عالم تھا کہ اگر میں اسے کتابی صورت میں منتقل نہ کر دیتا تو خود جل کر خاک ہو جاتا"

دوسری مشہور کتاب فصوص الحکم ہے اس کے متعلق ایک عارف باللہ شیخ کمال الدین کہتے ہیں کہ

"فصوص الحکم" محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے لکھی گئی یہ کتاب حکمت کا خزانہ ہے

یہ کتاب دمشق میں ۶۲۷ھ میں مکمل ہوئی ایک کتاب کا نام ہے۔

"عنقاء مغرب فی ختم الاولیاء و شمس المغارب"

(مقدمہ ابن خلدون انگریزی ترجمہ فرانز روزنتھال جلد ۲ حاشیہ ص ۱۹۲)

ان تینوں کتابوں میں الامام المہدی کے متعلق عظیم الشان بشارات موجود ہیں ان بشارات کا خلاصہ یہ ہے۔

- امام مہدی قصر ولایت میں چاندی کی اینٹ ہیں جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قصر نبوت میں سونے کی اینٹ۔

مقدمہ ابن خلدون باب امام مہدی

- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور امام مہدی خاتم الاولیاء
(عنقا مغرب)

- خاتم ولایت عجمی ہوگا عربی نہیں ہوگا۔ ویسے وہ اولادِ فاطمۃ الزہرا ہے۔ (فصوص الحکم)

- اس کی پیدائش توام ہوگی۔ پہلے لڑکی پیدا ہوگی پھر یہ فرزند ذیشان

- ولایت نبوت کا باطن ہے۔ یہ منقطع نہیں ہوتی جس پر ولایت ختم ہو جائیگی اسی کا خاتم ولایت ہوگا اور وہ عیسیٰ بن کر آئے گا
(فصوص الحکم)

- وزراء مہدی صحابہ کرامؓ کے قدم پر ہوں گے وہ عربی جانتے اور بولتے ہوں گے لیکن ان میں سے کوئی اہلِ عرب نہ ہوگا
(فتوحات مکیہ)

- حضرت امام مہدی آل احمد ہوں گے وہ سیف ہندی ہے جو دشمن اسلام کو فنا کرے گی۔ یہ امام اسلام کا آفتاب ہوگا جو کہ ہر غم اور تاریکی کو دور کریگا وہ برسنے والی بارش ہوگی جو کہ سیراب کرے گی۔
(فتوحات مکیہ)

- جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو ان کے دشمن بالخصوص علمائے زمانہ ہوں گے۔ مقلد علماء حضرت امام مہدی کی اطاعت قبول نہیں کرینگے وہ باب اجتہاد بند کئے ہوئے ہوں گے۔ اپنے اعتقاد پر پختہ ہونگے کہ امام مہدی ہمارے مذہب کو بدل رہا ہے اور وہ ضلالت پھیر
(فتوحات مکیہ)

- مہدی کا عدل جن و انس میں اس کے وزراء کے ذریعہ سے برقرار ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ ان کو کشف سے حقائق بتائے گا (فتوحات مکیہ)

- حضرت عیسے علیہ السلام حَکَم بن کر نازل ہوں گے۔ وہ بلا شک نبی ہوں گے لیکن غیر تشریعی نبی۔ کیونکہ تشریعی نبوت ختم ہو گئی۔ لغیر شریعت کے نبوت جاری ہے۔
(فتوحات مکیہ)

- تمام انبیاء کی نبوت کا ماخذ محمدی نبوت کا مقام ہے ابتدائے عالم میں اسکا ظہور بشکل آدم نبی ہوا اور آخر میں بصورت خاتم الولایت ظہور مقدر ہے۔
(شرح فصوص الحکم حاشیہ)

ان بشارات کے علاوہ حضرت محی الدین ابن عربیؒ کو آخری عمر میں یہ بھی بتایا گیا کہ نزول مسیح ببدن آخر یعنی ایک دوسرے بدن میں ہوگا عرائس البیان کے حاشیہ پر تفسیر محی الدین ابن العربیؒ کا ایک ٹکڑا ان الفاظ کا ہے:

وَجَبَ نُزُولُہٗ فِی اٰخِرِ
الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِہٖ
بِبَدَنٍ اٰخَرَ۔

کہ حضرت عیسے کا نزول آخری زمانہ میں کسی اور بدن یعنی وجود سے متعلق ہوگا۔

گویا حضرت عیسے علیہ السلام اصالتاً نہیں بلکہ بروزی طور پر آئیں گے۔ محی الدین ابن العربیؒ کے دو سو سال بعد

علامہ سراج الدین ابی حفص عمر بن الوردی اپنی کتاب خریدۃ العجائب و فریدۃ الغرائب میں امت کے تین گروہوں کا ذکر کرتے ہیں۔

- پہلا گروہ یہ مانتا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے بعینہٖ آنا ہے۔ ابن الوردی اسی عقیدہ کے تھے
- دوسرے گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آنیوالے سے مراد مثیل مسیح ہے۔ نہ کہ رسالتاً عیسیٰ ناصری
- تیسرا گروہ یہ مانتا ہے کہ حضرت عیسے کی روح ملیکر کوئی وجود پیدا ہوگا
(ص ۲۱۴)

علامہ ابن خلدون "مقدمہ" میں لکھتے ہیں کہ جن احادیث میں نزول مسیح کی خبر دی گئی ان کے متعلق شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اس میں دراصل اس مسیح کی خبر دی گئی جو "مسیح المسائح" ہے۔ وہ امام مہدی کے سوا اور کوئی نہیں پھر لکھتے ہیں:۔

"ہماری رائے میں بعض صوفیاء نے بھی حدیث لا مہدی الا عیسےٰ کو اسی معنی پر محمول کیا ہے"

یہ شیعہ کون ہے؟

ایک مستند شیعہ حوالہ ملاحظہ ہو علامہ میبذی شرح دیوان میں فرماتے ہیں کہ عیسےٰ کی روح مہدی علیہ السلام میں بروز کرے گی اور نزول عیسےٰ سے مراد ظہور مہدی ہے۔

(غایۃ المقصود ص ۱۳)

ظاہر ہے ابن عربیؒ کا تعلق امت محمدیہ کے اس گروہ سے ہے جس کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بروزی آمد ہوگی۔ ایک امتی عیسیٰ کی روح لیکر پیدا ہوگا۔ محمدی مسیح کوئی معمولی شخصیت نہیں اس کا مقام "مسیح المسائح" ہے یعنی افضل ترین مسیح۔

(۲)

حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ایک پیشگوئی علم الاعداد میں بیان کی ہے۔ ابن خلدون لکھتا ہے کہ یہ پیشگوئی ابن عربیؒ کے متبعین میں مشہور ہے۔ پیشگوئیوں میں ایک پہلو اخفا کا ہوتا ہے لہذا لوگ اسے سمجھ نہیں پاتے ابن خلدون نے ابن ابی واطیل کے حوالے سے ان الفاظ میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا ہے

وظہورہ یکون من
بعد مضی خ ف ج
من الھجرۃ۔

امام منتظر کا ظہور ہجرت سے خ ف ج کے گذرنے پر ہوگا۔ مراد ان حروف سے ان کے اعداد ہیں۔ بہ اعتبار ابجد

خ	۶۰۰
ف	۸۰
ج	۳
کل مجموعہ	۶۸۳

ہے۔ اس حساب سے امام مہدی کا ظہور ساتویں صدی کے آخر میں ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ زمانہ گذر گیا اور ظہور امام منتظر کا نہیں ہوا۔"

علامہ ابن خلدون آگے چل کر پھر کہتے ہیں:۔

"لیکن زمانہ گذرتا چلا جاتا ہے اور کوئی پیشگوئی درست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں آتی۔
(مقدمہ ابن خلدون عربی ۲۸۴/۲۸۵)

اب میں بتانا چاہتا ہوں کہ ابن عربی کی پیشگوئی درست تھی ان کے شاگردوں کو پیشگوئی کے سمجھنے میں غلطی لگی۔ خ ف ج دراصل آیہ مبارکہ

خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

سے کنایہ ہے خسف چونکہ ایک خاص علامت ہے اس لئے اس کا پہلا اور آخری حرف لے لیا گیا جو کہ خ اور ف ہے۔ آیت قرآنی کا دوسرا ٹکڑا حرف جیم سے شروع ہوتا ہے۔ مثال سے بات سمجھ آجاتی ہے مثلاً الٓمّٓ میں الف انا کا قائم مقام ہے اور لام اللہ کا اور میم اعلم کا قائم مقام ہے گویا الٓمّٓ کے تینوں حروف ملا کر انا اللہ اعلم کے معنے دیتے ہیں۔ اسی طرح آیت مندرجہ بالا کا کنایہ خ ف ج ہے اس آیت میں ایک عظیم الشان خسوف کی پیشگوئی ہے یہ خسوف امام المہدی کے ظہور کی خاص نشانی اور علامت ہے جس کا حدیث رسول میں ذکر ہے۔

۱۳۱۱ھ میں رمضان المبارک میں مقررہ تاریخوں پر کسوف اور خسوف ہوا یہ گرہن ایشیا اور یورپ میں نظر آیا ۱۳۱۲ھ میں رمضان المبارک کے مہینہ میں انہی تاریخوں پر دوبارہ چاند اور سورج گرہن ہوا یہ مغربی دنیا میں نظر آیا یعنی امریکہ میں اب ۱۳۱۱ میں سے ۶۸۳ نکال دیں تو ۶۲۸ رہ جاتے ہیں۔ یہ حضرت محی الدین ابن عربی کا زمانہ ہے۔ جب ان پر مہدی کے متعلق انکشافات ہوئے "فصوص الحکم" دمشق میں ۶۲۷ھ میں لکھی گئی اور "فتوحات مکیہ" مکہ معظمہ میں شروع ہوئی۔ اور ۶۲۸/۶۲۹ھ میں مکمل ہوئی۔ اس زمانہ میں ۶۸۳ جمع کریں۔ تو کسوف وخسوف کا سن برآمد ہو جاتا ہے۔ یعنی ۱۳۱۱ اور ۱۳۱۲ ہجری

گویا خ۔ ف۔ ج میں بتایا یہ گیا تھا کہ ابن عربی کے ۶۸۳ سال بعد خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کی قرآنی پیشگوئی پوری ہوگی اور الامام المہدی کا ظہور خاص ہوگا۔

اس حقیقت کے برعکس ابن العربی کے شاگردوں میں مشہور ہوگیا کہ ہجرت کے خ ف ج یعنی ۶۸۳ سال گذرنے پر الامام المہدی کا ظہور ہے۔ یہ ان کی اجتہادی غلطی تھی دراصل بتایا یہ گیا تھا کہ امام مہدی کا تعلق خ ف ج سے ہے اس کے معنی ہیں جو آسمانی نشان ظاہر ہوگا وہ ابن العربی کے ۶۸۳ سال بعد رونما ہوگا۔ اس علامت کی خبر جس آیت قرآنی میں ہے اس کا کنایہ خ ف جیم ہے۔

اس پیشگوئی کا ایک اور پہلو بھی ہے:۔

عربی میں "خفج" کے معنے "انتہائے ضعف" کے ہیں۔ جبکہ ضعف کے باعث کوئی کانپنے لگے۔ یا لڑکھڑا جائے۔ اس سے تشریح ہے جو کہ ضعیف کہتے ہیں امام مہدی کا ظہور خفج کے گذرنے پر ہوگا۔

اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ ۱۳۱۱ھ کے بعد ضعفِ اسلام جاتا رہے گا۔ امام کامگار کے انفاسِ قدسیہ سے اسلام زندہ ہو جائے گا۔ اس ذیل میں تذکرہ کا یہ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ القاء ہوا۔

"درحقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیاء ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے"
(تذکرہ الہام ۲۳ ستمبر ۱۹۰۱ء)

عیاں ظاہر ہے خفج کے گذر جانے کے بعد احیاء اسلام کا زمانہ ہے مختصر یہ کہ ہر لحاظ سے خفج والی پیشگوئی درست تھی ابن خلدون نے بڑی مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ وہ اگر آج زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی ہے۔ اس مضمون کو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رؤیا پر ختم کرتا ہوں فرمایا:۔

"خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آگئے۔ میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا

خَسَفَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ
فِي رَمَضَانَ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

یعنی چاند اور سورج کو رمضان میں گرہن لگ چکا پس تم اے دونوں صاحبو! کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو؟ پھر میں خواب میں ہی مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ آلاء سے مراد اس جگہ میں ہوں"
(ریویو بر مباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبد اللہ چکڑالوی ص ۳ حاشیہ)

محترم شیخ محمد حسین صاحب مرحوم کی یاد میں

مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ

جماعت احمدیہ چنیوٹ کے ایک مخلص اور دیرینہ خادم شیخ محمد حسین صاحب گذشتہ ماہ بقضائے الٰہی اپنے مولیٰ کے پاس حاضر ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم شیخ محمد حسین صاحب مرحوم چنیوٹ کے شیخ خاندان کے چشم وچراغ تھے جب آپ سکول جانے کی عمر کو پہنچے تو سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ کے والد صاحب بزرگوار نے آپ کو تعلیم حاصل کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے مستفیض ہونے کی نیت سے قادیان بھیجدیا۔ چنانچہ آپ نے سنہ ۱۹۰۹ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان کا امتحان پاس کیا اور سرکاری ملازمت اختیار کرلی آپ ملٹری اکاؤنٹس میں اکاؤنٹنٹ تھے۔ قیام پاکستان سے قبل آپ فیروزپور چھاؤنی میں سالہا سال سیکرٹری مال کے فرائض ادا فرماتے رہے آپ کو چندہ وصول کرنے کے لئے گھر گھر جانے اور چندہ طلب کرنے میں ایک خاص لذت اور سرور حاصل ہوتا تھا آپ احسن طور پر مکمل حسابات رکھتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد۔ ملازمت سے ریٹائر ہو کر آپ چنیوٹ میں مقیم ہوگئے اور جب تک آپ کی نظر کام کرتی رہی۔ جماعتی خدمت بجا لاتے رہے

آپ کو قرآن پاک سے بہت عشق تھا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا نتیجہ تھا اگرچہ آپ حافظ قرآن نہ تھے۔ لیکن قرآن پاک کا ایک بڑا حصہ زبانی یاد تھا اور ترجمہ اور تفسیر بڑے پیارے اور جاذب انداز سے سنایا کرتے تھے درس میں خاص دلچسپی اور جوش سے شامل ہوا کرتے تھے۔ آپ ایک لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ بھی رہے۔ آپ نماز بڑے سوز اور گداز سے پڑھایا کرتے۔ چنیوٹ کی چھوٹی مسجد کا قیام آپ کی ہی سعی اور کوشش کا نتیجہ ہے آپ نے اپنے مکان کے قریب ایک چھوٹی سی جگہ حاصل کی۔ جب تک آپ کی جسمانی طاقت نے ساتھ دیا آپ اس مسجد میں امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بعد میں یہاں پر مسجد تعمیر ہوگئی۔

آپ اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات سنا کر جماعت میں حضور علیہ السلام سے محبت اور عشق پیدا کیا کرتے۔ آپ کی آواز میں بڑی رقت تھی۔ جو کہ غالباً کثرتِ دعا کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔

آپ نے اپنی اولاد کی تربیت میں بھی خاص کوشش فرمائی جس کی وجہ سے آپ کے سب بچے خدا کے فضل سے اپنے اپنے مقام پر خدمت دین میں کوشاں رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چنیوٹ کے جملہ احباب آپ کی رحلت پر جہاں رنج وملال میں وہاں راضی برضائے الٰہی بھی ہیں کہ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جملہ احباب جماعت آپ کے لئے دعا گو ہیں اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل ملنے اور مرحوم کے اعلیٰ خلق کی پیروی کرنے کی توفیق پانے کے لئے خدا تعالیٰ سے ملتجی ہیں۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

اگر آپ نے اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات کے پرچے مرکز میں نہیں بھجوائے تو آج ہی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تیسرا شالی وقارِ عمل یکم اگست کو ہوگا

مہتمم وقار عمل
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۰۸

میں نذیر احمد ولد فقیر محمد صاحب قوم ملک پیشہ ٹیوشن عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک پلاٹ ۲۳/۲۱/۱ جس میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ میرے حصہ میں دو کمرے تعمیر شدہ ہیں جن کی مالیت تقریباً ۴۰۰۰/- روپے ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت ٹیوشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نذیر احمد ولد فقیر محمد صاحب دارالرحمت شرقی ۲۲/۲۱/۱ الف۔ ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالوحید طاہر ولد عبدالرشید صاحب۔ ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالشکور جاوید ولد چوہدری عبدالجلیل خان صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۰۹

میں امیر بیگم زوجہ حکیم سعد اللہ خان صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال۔ بیعت ۱۹۶۳ء ساکن سچا سودا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک جوڑی بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۶۰۰/- روپے۔

۲۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ امیر بیگم زوجہ حکیم سعد اللہ خان صاحب۔ سچا سودا ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم وصیت ۱۱۵۲۹ چوہڑکانہ منڈی۔

گواہ شد۔ حکیم سعد اللہ خان (خاوند موصیہ) سچا سودا ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۱۰

میں فلک شیر ولد محمد صدیق صاحب۔ قوم شمل پیشہ دوکانداری۔ عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سرمایہ دوکان ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت دوکانداری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فلک شیر دوکاندار محلہ کپاہیاں جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ غلام حسین وصیت ۲۰۰۵۲ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۲۶۱۱

میں نسیمہ حمید زوجہ حمید اللہ خان صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۸ تولہ ۱۰ ماشہ مالیتی ۴۶۰۰/- روپے۔

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۳۵/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نسیمہ حمید ۹/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد۔ حمید اللہ خان مربی سلسلہ احمدیہ (خاوند موصیہ) ربوہ۔

گواہ شد محمد صدیق ولد چوہدری عبدالرزاق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۱۲

میں منظور علی شاہ ولد اسحاق علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال۔ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۸۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منظور علی شاہ خادم مسجد دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ مرزا نصر اللہ بیگ ولد مرزا عبداللہ بیگ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ مبشر احمد وصیت ۲۱۰۵۸ دارالرحمت ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۱۳

میں صفیہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالرحمن صاحب بٹ قوم مغل۔ پیشہ خانہ داری عمر [illegible] سال۔ پیدائشی احمدی ساکن محلہ اسلام آباد سیالکوٹ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ تین ماشہ مالیتی ۸۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ صفیہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالرحمن صاحب بٹ محلہ اسلام آباد سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ قاسم الدین ولد سوندھی صاحب محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ عبدالرحمن ولد منشی عبداللہ صاحب مکان ۲۵/۱۲۱ اسلام آباد سیالکوٹ۔

درخواست ہائے دعا

مکرم محمد رفیع صاحب ناصر، ناصر دواخانہ ربوہ کی ہمشیرہ والدہ بشارت محمود کو گر جانے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔

مکرم حوالدار محمد شفیع صاحب اسلام نگر لائل پور چند دنوں سے بیمار ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب میڈیکل پریکٹیشنر کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے سات ماہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

مکرم مرزا مبارک احمد صاحب [illegible] کی اہلیہ محترمہ ایک سال سے بعارضہ بلڈ پریشر و درد گردہ بیمار ہیں۔

قارئین الفضل سے ان سب [illegible] عاجل شفا کے لئے درخواست [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

مفتی بصرہ حضرت قتادہ بن دعامۃ السدوسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قتادۃ بن دعامۃ السدوسی (متوفی ۱۱۸ھ) بصرہ کے مفتی اور تفسیر، لغت، تاریخ اور انساب کے بہت بڑے امام تھے۔ حضرت ابن سیرین رح کہتے ہیں کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ حافظ تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رح نے بھی آپ کے حفظ اور فقہ میں دستگاہ کی تعریف کی اور فرمایا قتادہ تفسیر کے بہت بڑے عالم ہیں۔ ایسے بہت کم لوگ ملیں گے جو ان پر ترجیح رکھتے ہوں۔ (تاریخ التشریع الاسلامی مؤلفہ علامہ محمد الخضری مرحوم)

درّ منثور میں ہے کہ:-

"عن قتادۃ فی قولہٖ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ قال اٰمنوا بالبعث بعد الموت والحساب والجنّۃ والنّار و صدّقوا بموعود اللہ الّذی وُعِدَ فی القراٰن۔"

("درّ منثور جلد ۱ ص۲۵ از "خاتمۃ الحفّاظ المحدّثین الامام الکبیر جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رح")

آیت الّذین یؤمنون بالغیب کی نسبت حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو بعث بعد الموت، حساب، جنت اور جہنم پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے اس موعود کی تصدیق کرتے ہیں جس کا وعدہ قرآن میں دیا گیا ہے۔

تلاشِ گم شدہ

میرا لڑکا عزیزم سید عابد حسین شاہ متعلم جامعہ احمدیہ چند روز سے موضع ٹبی چیچیاں ضلع گجرات سے لاپتہ ہے۔ اس کا رنگ گورا۔ قد لمبا۔ جسم دبلا۔ چہرے پر معمولی سی داڑھی۔ عمر تقریباً ۱۶ سال۔ کالی پینٹ، سفید قمیص اور پاؤں میں سفید فلیٹ پہنے ہوئے ہے۔

ہم سب اس کے لئے پریشان ہیں۔ اگر کسی احمدی دوست کے پاس ٹھہرا ہوا ہو یا اسے علم ہو تو فوراً اطلاع دیں۔ عزیز کی والدہ اس کے غم میں نڈھال ہوتی جا رہی ہے۔

اگر سید عابد حسین شاہ خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر پہنچ جائے یا خیریت کا خط لکھے۔

سید غلام حسین شاہ معرفت ماسٹر احمد علی صاحب
دار العلوم شرقی۔ ربوہ

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد صدیق کا نکاح عزیزہ زاہدہ تسنیم بنت مکرم چوہدری شمس الدین صاحب دار الیمن شرقی ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ چار ہزار روپے حق مہر مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۷۶ء کو مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے بعد نماز عصر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(فقیر محمد ہوٹل والا۔ دار الیمن شرقی ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

آخر میں حضور نے بعض اہم دعاؤں کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:-

(۱) ہمیں اپنے نفوس کی بہتری اور اصلاح کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں (۲) اپنے ملک اور وطن عزیز یعنی پاکستان کی بہتری، بہبودی اور استحکام اور اسکے تمام مسائل کے بخیر و خوبی حل ہو جانے کے لئے ہم پر دعاؤں کی خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے (۳) بین الاقوامی تعلقات اور معاشرہ بھی بہت کچھ اصلاح طلب ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا اقوامِ عالم کو ایک خاندان کی طرح مل جل کر رہنے کی اور تمام انسانوں کو دوسرے انسانوں سے پیار کرنے کی توفیق بخشے۔

حضور نے فرمایا ہم بڑے کمزور، بے بس اور بے سہارا ہیں مگر ہمارا خدا بڑی قدرتوں کا مالک ہے۔ پس اس سے یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ احمدی نوجوانوں کے ذہنوں کو جلا بخشے انہیں نئے سے نئے علوم حاصل کرنے اور سب سے آگے بڑھنے کی توفیق دے اور دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے احمدیوں کو حقیقی اسلامی نمونہ پر چلتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ، ادا کرنے کی توفیق دے تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں یہ نظارہ دیکھ لیں کہ نوعِ انسانی امتِ واحدہ بنکر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ آمین ؛

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۴۸۴۴

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴

دعائے مغفرت

۱۔ میرا بیٹا عبد الحی متعلم ایف۔ اے بعمر ۱۷ سال مورخہ ۲۴ر جون ۱۹۷۶ء کو کوئٹہ میں سکوٹر کے حادثہ میں شہید ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مورخہ ۲۵ر جون ۱۹۷۶ء کو نماز جنازہ مخدوم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ احبابِ جماعت کوئٹہ نے تجہیز و تکفین میں خاص مستعدی اور محبت کا مظاہرہ کیا۔ مرحوم نہایت ہونہار اور ہر دلعزیز نوجوان تھا۔ اس کی اچانک اور جوانا مرگ کا شدید صدمہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں داخل فرمائے اور ہمیں صبرِ جمیل عطا کرے۔

(عبد الحفیظ بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ دفتر محکمہ انہار ملتان)

۲۔ چوہدری سردار محمد صاحب ولد نظام الدین صاحب ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں ۱۵ر جولائی کی صبح کو وفات پا گئے۔ اِنّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص احمدی تھے اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ روزانہ مسجد میں اذان دیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۱۵ر جولائی کو ہی رات کے وقت مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم نے چار لڑکے اور دو لڑکے اپنے پیچھے یادگار چھوڑے ہیں۔

(پرویز احمد کارکن دفتر الفضل۔ ربوہ)

۳۔ میجر ملک عبد الستار صاحب ریٹائرڈ (آرڈیننس) ۱۷ر اپریل ۱۹۷۶ء کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۶۶ سال تھی۔ آپ کی وفات C.M.H. راولپنڈی میں ہوئی اور اپنے آبائی گاؤں دوالمیال ضلع جہلم میں انہیں سپردِ خاک کیا گیا۔ ان کا ایک ہی لڑکا ہے جو فوج میں ڈاکٹر ہے اور ان کی وفات کے وقت ملک سے باہر تھا اور دو لڑکیاں ہیں۔

مرحوم مخلص احمدی تھے اور سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

کیپٹن (ریٹائرڈ) ملک عبد اللہ خان
باب الابواب ربوہ